بسم اللہ الرحمن الرحیم

نظرات

افسوس ہے گذشتہ ماہ کی ۲۵ تاریخ کو پروفیسر عبدالمعید خاں کا بھی انتقال ہوگیا۔ مرحوم برصغیر کے اساتذۂ عربی و اسلامیات میں ایک نمایاں مقام رکھتے تھے، انھوں نے پہلے قاہرہ میں کئی برس مقیم رہ کر وہاں سے ڈی لٹ کی ڈگری لی اور پھر کیمبرج سے پی ایچ ڈی کیا۔ اس کے بعد جامعہ عثمانیہ سے وابستہ ہوئے تو ایسے کہ ساری زندگی یہیں بیت دی، ابھی دو تین برس ہوئے وہ صدر شعبۂ عربی کے عہدہ سے سبکدوش ہوئے تھے، ۳۵ برس سے اسلامیات کے مشہور اور بلند پایہ علمی رسالہ "اسلامک کلچر" کے اڈیٹر اور بارہ برس سے دائرۃ المعارف کے ناظم تھے، اس درمیان میں امریکہ اور یورپ کے جامعات میں وزیٹنگ پروفیسر کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے، بیرونی ممالک کے بعض سفروں میں راقم الحروف اور وہ دونوں ہم سفر تھے، اخلاق و عادات کے اعتبار سے بہت سادہ اور منکسر المزاج تھے، اگرچہ انھوں نے بہت کم لکھا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ شروع سے ہی خرابیٔ صحت کا شکار رہے اور اسی سبب سے ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق عمر بھر مجرد رہے، لیکن جو کچھ لکھا ہے بہت خوب لکھا ہے، عمر ۶۶ برس کے لگ بھگ ہوگی، عقیدہ اور عمل کے لحاظ سے پکے اور سچے مسلمان تھے، اللہ تعالیٰ ان کو مغفرت کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔

کسی ایک ملک میں امن و امان اور حسن انتظام اور خصوصاً ہندوستان ایسے عظیم الشان ملک میں محض طاقت و قوت اور پولس یا فوج کے بل بوتہ پر قائم نہیں رکھا جاسکتا بلکہ اس کے لئے شرط اولین یہ ہے کہ باشندگان ملک کے دلوں میں حکومت کا وقار، عزت و احترام اور اس پر پورا بھروسہ اور اعتماد ہو اور جس طرح نفرت اور محبت انسان کی نفسی کیفیات ہیں جو کسی خارجی دباؤ کے زیر اثر نہیں، بلکہ ایک شخص کے ذاتی اور اندرونی احساسات و تاثرات کا ایک طبعی ثمرہ اور نتیجہ